یسوؔع کا تخلیق کے دِنوں کے بارے میں کیا نظریہ تھا؟

از: کین حام   مترجم: ساؔجد عظیم
نظرثانی وتدوین: ندیم مسیؔحی

ایک بہت اہم سوال جو ہمیں ضرور پوچھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ یسوؔع کا تخلیق کے دنوں کے بارے میں کیا نظریہ تھا۔ کیا وہ کہتا ہے کہ اُس نے تخلیق کا کام چھ حقیقی دنوں میں کیا مکمل کیا؟

جب مسیحیوں کو اِس طرح کے سوال کا سامنا ہوتا ہے تو اُن میں سے زیادہ تر خود بخود نئے عہدنامے کی طرف رجوع کرتے ہیں تا کہ وہاں مرقوم یسوؔع کے الفاظ میں وہ دیکھ سکیں کہ آیا اُنہیں ایسا کوئی بیان ملتا ہے۔

اب جب ہم نئے عہدنامے میں کلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو یقینی طور اس مسئلے کے متعلق یسوع کے بہت سے دلچسپ بیانات پڑھنے کو ملتے ہیں۔ مرقس 10 باب 6 آیت میں لکھا ہے کہ ''لیکن خلقت کے شروع سے اُس نے اُنہیں مرد اور عورت بنایا۔'' اس حوالے میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع نے واضح طور پر سکھایا ہے کہ تخلیق نو عمر تھی، کیونکہ آدم اور حوّا ابتدا ہی سے موجود تھے، وہ کائنات اور زمین کے وجود میں آنے کے کئی بلین سال بعد وجود میں نہیں آئے تھے۔ یسوع نے مرقس 13 باب 19 آیت میں اِس سے ملتا جلتا بیان دیا ہے جو اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسان کی مصیبت کا آغاز خلقت کے شروع سے ہو گیا تھا۔ لوقا 11 باب 50 تا 51 آیات میں مشابہ جملے ''بنایِ عالم سے'' اور ''ہابل کے خون سے لے کر'' اِس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یسوع نے ہابل کو تخلیق کے آغاز کے بہت قریب رکھا ہے نہ کہ اُس کے آغاز کے کئی بلین سال بعد۔ اُس کے یہودی سامعین نے بھی یسوع کے الفاظ کا یہی مطلب لیا ہوگا کیونکہ پہلی صدی کا یہودی مورّخ یوسیفس بیان کرتا ہے کہ اُس کے دَور کے یہودی یہ ایمان رکھتے تھے تخلیق کا پہلا دن اور آدم کی تخلیق یسوع سے تقریباً 5000 سال پہلے وقوع پذیر ہوئی۔[1]

ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع نے واضح طور پر سکھایا ہے کہ تخلیق نو عمر تھی، کیونکہ آدم اور حوّا ابتدا ہی سے موجود تھے، وہ کائنات اور زمین کے وجود میں آنے کے کئی بلین سال بعد وجود میں نہیں آئے تھے۔

یوحنا 5 باب 45-47 آیات میں یسوع کہتا ہے کہ ''یہ نہ سمجھو کہ مَیں باپ سے تمہاری شکایت کروں گا۔ تمہاری شکایت کرنے والا تو ہے یعنی موسیٰ جس پر تم نے اُمید لگا رکھی ہے۔ کیونکہ اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے۔ اس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ لیکن جب تم اُس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیونکر یقین کرو گے؟۔'' اِس حوالے میں یسوع اِس بات کو واضح کرتا ہے کہ جو موسیٰ نے لکھا ہے اس پر ایمان رکھنا چاہیے۔ اور موسیٰ کی تحریروں میں سے ایک حوالہ خروج 20 باب 11 آیت بیان کرتا ہے کہ ''کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا اس لئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا۔'' یہ دراصل ہمارے سات دنوں کے ہفتے کی بنیاد ہے —— چھ دن کام کے اور ایک دن آرام کا۔ یقیناً اس حوالے کا مطلب ایسے ہی لیا جاتا تھا کہ تخلیق کے ہفتے کے سات حقیقی دن تھے چھ حقیقی دن تخلیقی کام کے اور ایک حقیقی دن آرام کا۔

درحقیقت لوقا 13 باب 14 آیت میں جب یسوع نے ایک بیمار شخص کو شفا دی تو اُس کے نتیجے میں عبادت خانے کے سردار کی طرف سے جو موسوی شریعت سے واقف تھا آنے والا ردِعمل یقیناً اِسی حوالے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ''عبادت خانہ کا سردار اِس لئے کہ یسوع نے سبت کے دن شفا بخشی خفا ہو کر لوگوں سے کہنے لگا چھ دن ہیں جن میں کام کرنا چاہیے پس اُنہی میں آ کر شفا پاؤ نہ کہ سبت کے دن۔'' یہاں

سبت کا دن عام دن کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور کام کے چھ دن بھی عام دنوں کے طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ اس تعلیم کی بنیاد موسیٰ کی شریعت ہے جس کا بیان خروج 20 باب میں ملتا ہے جہاں پر ہمیں دس احکام ملتے ہیں ـــــ اور چوتھے حکم کی بنیاد دراصل چھ حقیقی دنوں کا تخلیقی ہفتہ ہے۔

ہمیں اس چیز کو بھی دیکھنا چاہیے کہ کیسے یسوع پرانے عہدنامے میں بیان کردہ واقعات کو تاریخی حقائق کے طور پر مانتا اور استعمال کرتا ہے جسے کئی مذہبی لوگ اور منکرِ خُدا تشکیک پرست ناقابل یقین افسانے قرار دیتے ہیں۔ اِن تاریخی واقعات اور کرداروں میں شامل ہیں آدم اور حوا بطور پہلا شادی شدہ جوڑا (متی 19 باب 3-6 آیات، مرقس 10 باب 3-9 آیت)، ہابل بطور پہلا نبی جسکو قتل کیا گیا (لوقا 11 باب 50-51 آیات) نوح اور طوفان (متی 24 باب 38-39 آیات)، موسیٰ اور بیابان میں پیتل کا سانپ (یوحنا 3 باب 14 آیت)، موسیٰ اور بیابان میں اسرائیلوں کو سیر کرنے کے لئے آسمانی من (یوحنا 6 باب 32-34، 49 آیات) لوط اور اس کی بیوی کے تجربات (لوقا 17 باب 28-32 آیات)، سدوم اور عمورہ کی عدالت (متی 10 باب 15 آیت)، ایلیاہ کے معجزات (لوقا 4 باب 25-27 آیات)، یوناہ اور بڑی مچھلی (متی 12 باب 40-41 آیات)۔ جیسے کہ نئے عہدنامے کے عالم جون وینہام نے پرزور طریقے سے بحث کرتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ یسوع نے ان حقائق کو مجازی معنوں میں نہیں بیان کیا بلکہ اُن کو حقیقی تاریخ کے طور پر لیتے ہوئے اُنہیں اُسی طرح حقیقی واقعات کے طور پر پیش کیا ہے جیسے وہ پرانے عہدنامے کے بیان کے مطابق وقوع پذیر ہوئے تھے۔[2] یسوع نے ان بیانات کو استعمال کرتے ہوئے اپنے شاگردوں کو اپنی موت، مردوں میں سے جی اُٹھنے اور آمدِثانی کے بارے سکھایا کہ جیسے پرانے عہدنامے کے یہ واقعات حقیقی تھے اُسی طرح یسوع کی ذات کے تعلق سے بھی سب واقعات حقیقت میں رونپذیر ہونگے۔

عدن کے بعد — از: ڈان لیتھہ

کیونکہ اُسی (یسوع) میں سب چیزیں پیدا کی گئیں، آسمان کی ہوں یا زمین کی
کلسیوں 1 باب 16 آیت (الف)

یہ حوالہ جات ایک ساتھ پرُزور طریقے سے اس بات کی دلالت کرتے ہیں کہ یسوع پیدائش کی کتاب کے بیان کو درست اور حقیقی تاریخ مانتا تھا جو یہ بیان کرتا ہے کہ تخلیق کا سارا کام چوبیس گھنٹوں پر مشتمل حقیقی چھ دنوں میں مکمل کیا گیا تھا۔ لیکن کیا مزید کوئی واضح حوالہ جات بھی موجود ہیں؟

مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ ایسے حوالہ جات ہیں۔ لیکن اس معاملے کو ایک اور انداز سے بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جب ہم یہ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کیا یسوع نے یہ کہا ہے کہ اُس نے سب کچھ چھ حقیقی دنوں میں تخلیق کا کام کیا تو ہمیں صرف نئے عہدنامے تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ ہم پرانے عہدنامے میں بھی ایسے حوالہ جات کی تلاش کرسکتے ہیں کیونکہ یسوع پاک تثلیث کا دوسرا اقنوم ہے اس لئے وہ ہمیشہ سے موجود تھا۔

سب سے پہلے کلسیوں کے نام خط اِس بات کو واضح کرتا ہے کہ یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے اور اُسی نے سب چیزیں پیدا کی ہیں، ''کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں، آسمان کی ہوں یا زمین کی، دیکھی ہوں یا اَن دیکھی، تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اُسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔'' (کلسیوں 1 باب 16-17 آیات)

ہمیں کلام میں کچھ دیگر مقامات پر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یسوع نے سب کچھ کیسے تخلیق کیا: ''آسمان خُداوند کے کلام سے اور اُس کا سارا لشکر اُس کے منہ کے دم سے بنا کیونکہ اُس نے فرمایا اور ہوگیا۔ اُس نے حکم دیا اور واقع ہوا۔'' (زبور 33 کی 6، 9 آیات) ہم اس کے مطلب کو تب سمجھتے ہیں جب ہم یسوع کی زمینی زندگی میں اس کے معجزات کو دیکھتے ہیں۔ تمام معجزات فوراً ـــــ اُس کے کلام کے دم سے وقوع پذیر ہوئے۔ اُس نے اپنے پہلے معجزے میں پانی کو ایک دم مے میں تبدیل کردیا جو خالق کے طور پر اُس کے جلال کو ظاہر کرتا ہے۔ (یوحنا 2 باب 1-11 آیات؛ یوحنا 1 باب 1-3، 14، 18 آیات)۔ یہ یسوع کا ہواؤں اور لہروں کو فوراً اپنے حکم سے تھما دینا ہی تھا جس نے اُس کے شاگردوں کو قائل کیا وہ کوئی عام انسان نہیں۔ ایسی ہی صورتحال اُس کے دیگر سبھی معجزات کیساتھ تھی۔ (مرقس 4 باب 35-41)۔ اُس نے اپنے کلام کے ذریعے حکم دے کر دنوں، ہفتوں، مہینوں یا سالوں تک چیزوں کے وقوع پذیر ہونے کا انتظار نہیں کیا تھا۔ اُس نے جو کچھ کہا وہ فوراً ہوگیا۔ پس جب اُس نے پیدائش 1 باب میں کہا کہ ''ہوجا'' تو چیزوں کے وجود میں آنے کیلئے کوئی بہت لمبا عرصہ نہیں لگا۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ دراصل یسوع کو کلام کہا گیا ہے: ’’ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔ یہی ابتدا میں خُدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ (یوحنا 1 باب 1-3 آیات)

یسوع نے جو کہ خود کلام ہے سب چیزوں کو بس اپنے منہ کے دم سے تخلیق کر کے کر دیا۔

اب خروج 20 باب 1 آیت دیکھیئے: ’’اور خُدا نے یہ سب باتیں فرمائیں کہ۔۔۔‘‘ کیونکہ یسوع کلام ہے۔ پس اِس حوالے کا تعلق تجسیم سے پہلے یسوع کی ذات سے ہے جس نے موسیٰ سے کلام کیا۔ جیسے کہ ہم جانتے ہیں کہ پرانے عہدنامے میں یسوع کے بے شمار ظہور موجود ہیں۔ یوحنا 1 آیت 18 آیت میں بیان ہے کہ: ’’خُدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا۔‘‘ اس میں شاذ و نادر استثنا کے کوئی شک نہیں کہ تجسیم سے پیشتر یسوع نے آدم، نوح، بنی اسرائیل کے آباؤ اجداد اور موسیٰ وغیرہ سے کلام کیا تھا۔ پس جب خالق خُدا نے فرمایا جیسا کہ خروج 20 باب 1 آیت میں قلمبند ہے تو اُس (یسوع) نے کیا کہا؟

جی ہاں، یسوع نے واضح طور پر کہا ہے کہ اُس نے چھ دن میں سب کچھ تخلیق کیا۔

ہم جیسے جیسے پڑھتے ہیں ہمیں یہ بیان ملتا ہے ’’کیونکہ خُداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔۔۔‘‘ (خروج 20 باب 11 آیت) جی ہاں، یسوع نے واضح طور پر کہا ہے کہ اُس نے چھ دن میں سب کچھ تخلیق کیا۔[3] نہ صرف یہ بلکہ جس نے یہ الفاظ ’’چھ دن‘‘ بولے تھے اس نے موسیٰ کے لئے اُنہیں لکھا بھی تھا: ’’اور خُداوند نے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی پتھر کی دونوں لوحیں میرے سپرد کیں اور اُن پر وہی باتیں لکھی تھیں جو خُداوند نے پہاڑ پر آگ کے بیچ میں سے مجمع کے دن تم سے کہیں تھیں۔‘‘ (استثنا 9 باب 10 آیت)

یسوع واضح طور پر فرماتا ہے کہ اس نے چھ دن میں تخلیق کا کام کیا۔ یہاں پر اُس نے ایک ایسا کام کیا ہے جو اُس نے کلامِ مُقدس کے دیگر حصوں کیساتھ نہیں کیا___ یعنی اُس نے اِس بات کو خود اپنے ہی ہاتھوں سے تحریر بھی کر دیا۔ ہمیں اس بارے میں اِس سے زیادہ واضح اور مُستند وضاحت کیا مل سکتی ہے؟

اقتباسات وکتابیات

1. See William Whiston, transl., The Works of Josephus, Hendrickson, Peabody, Massachusetts, p. 850, 1987, and Paul James-Griffiths, “Creation days and Orthodox Jewish Tradition,” Creation 26(2): 53–55, www.answersingenesis.org/creation/v26/i2/tradition.asp.
2. John Wenham, Christ and the Bible, IVPress, Downers Grove, Illinois, pp. 11–37, 1973.
3. Even if someone is convinced that God the Father was the speaker in Exodus 20:11, the Father and Son Would never disagree. Jesus said in John 10:30: “I and my Father are one” [neuter—one in the essence of deity, not one in personality]. He also said, “I speak these things as the Father taught me,” and “I always do the things that are pleasing to Him” (John 8:28–29).

2015© جملہ حقوق بحق Answers in Genesis محفوظ ہیں!